***Journal of Religion & Society* (JR&S)**
Available Online:
https://islamicreligious.com/index.php/Journal/index
Print ISSN: 3006-1296Online ISSN: 3006-130X
Platform & Workflow by: Open Journal Systems
https://doi.org/10.5281/zenodo.21485485

Digital Sisterhood and the Private Lives of Pakistani Women: Social and Islamic Perspectives

ڈیجیٹل سسٹر ہوڈ اور پاکستانی خواتین کی نجی زندگی: سماجی اور اسلامی نقطہ ٔ نظر

Falak Naz, PhD Scholar
Department of Islamic Studies, Bahria University Karachi Campus, Pakistan
Dr Muzaffar Ali
Assistant Professor Department of Islamic Studies, Bahria University Karachi Campus, Pakistan

ABSTRACT
This research examines Pakistan's women patriarchal matrix, domestic distress, marital conflicts, and socio-familial pressures. Even how, historically been confined within the strict normative boundary of 'Chadar aur Chardiwari', where articulation of private suffering is stigmatized as a moral failure. Today, digital women networks and support groups have disrupted this culture of silence, by offering a virtual sanctuary for women to express and navigate their private lives. This empirical study investigates the critical transition from screen-based solace to real-world reality, assessing how online solidarity impacts the private spheres of Pakistani women. Utilizing a mixed-methods design, the research draws upon digital surveys and in-depth qualitative based interviews of female participants across diverse socio-economic strata.
The findings reveal a stark duality, while digital networks provide profound temporary psychological relief and emotional sisterhood, translating online advice into physical spaces often precipitates severe domestic backlash, hyper-surveillance, and cultural friction within the traditional family structure. With that, concludes that digital empowerment remains an illusionary bubble unless anchored by offline institutional, legal, and community-based protective mechanisms. This paper offers crucial insights for sociologists and policymakers to bridge the gap between virtual advocacy and material safety for women in the Global South.
Keywords: *Digital Sisterhood, Private Life, Domestic Backlash, Social Conflict.*

تعارف:

پاکستان کے ماحول میں 'چادر اور چار دیواری' ایک ایسا قانون ہے جو عورت کی پوری زندگی کو قابو میں رکھتا ہے۔ اس نظام میں عورت کے ذاتی دکھ؛ جیسے سسرالی رویے یا شوہر کا برا رویہ، گھر کا وہ راز ہیں جنہیں باہر لانا گناہ سمجھا جاتا ہے۔ معاشرے میں اسلامی روایات کے بہانے بچپن سے لڑکیوں کو صرف صبر کرنے اور خاموش رہنے کا درس دیا جاتا ہے، اور اسی انداز میں انہیں سکھایا جاتا ہے کہ ہر حال میں مصلحت اور خاموشی ہی ایک اچھی عورت کی نشانی ہے۔ اس رویے نے خواتین میں مؤدبانہ خاموش مزاج اور خاموشی شناسی کی عادت ڈال دی۔ یہی وجہ ہے کہ اِس کلچر نے بہت سی خواتین کو اپنے ہی گھروں میں بالکل اکیلا اور بے بس کر دیا ہے۔ جدید دور کی ٹیکنالوجی کے انٹرنیٹ اور موبائل فون کی سستی رسائی نے خاتون کے خاموش مزاج رویے کو آواز میں بدلنا شروع کیا ہے، یہ الگ بات ہے کہ ان کی آواز اسلام اور شریعت کی تعلیمات سے مطابقت رکھتی ہیں یا نہیں۔

پچھلے چند سالوں میں، سوشل میڈیا پر صرف خواتین کے لیے بنائے گئے خفیہ گروپس نے عورت کی آواز کو ایک نئی جہت دینے کی کوشش کی ہے۔ آج کے دور میں خواتین کے کچھ گروہ خواتین کی پوشیدہ پناہ گاہ تصور کرتے ہیں۔ یہاں تک کہ خواتین اپنا اصل نام چھپا کر ان موضوعات پر بات کرتی ہیں جن پر وہ اپنی ماں یا بہن سے بھی بات نہیں کر سکتیں۔ اسکرین کے دوسری طرف بیٹھی ہزاروں نامعلوم خواتین جب ان کی پوسٹ پر اچھے کمنٹس کرتی ہیں اور ہمدردی دکھاتی ہیں، جس سے ان کی حوصلہ افزائی ہوتی ہے۔ جس سے انہیں لگتا ہے کہ وہ اکیلی نہیں ہیں، بہت سی خواتین کے لیے یہ گروپس اب ایک سستا اور فوری نفسیاتی کلینک کی حیثیت رکھنے لگے ہیں۔

اس آن لائن سہولت نما ٹیکنالوجی کا اصل رخ معاشرے اور خاندان کے بگاڑ کا رخ تب پیش کرتا ہے، جب عورت موبائل فون بند کرتی ہے، وہ آن لائن ملنے والے مشوروں پر عمل کرتے ہوئے اپنے حقیقی گھر میں اپنے 'حقوق' نام کی آواز اٹھانے کی ٹھان لیتی ہے، تب اسے روایتی خاندانی نظام برداشت نہیں کرتا۔ہاں یہ بات الگ ہے کہ اس کی آواز میں کہیں اسلامی روایات کا اثر ضرور دکھتا ہے، لیکن زیادہ تر مشوروں کی بنیاد پر جذبات کا غلبہ ہوتا ہے۔ جیسے اگر خاتون کا اپنے سسرال کے ساتھ اَن بَن ہو جائے، تو ایسے میں وہ مکمل ان کے سامنے جھکنے سے انکار کر دیتی ہے تو اسے بغاوت سمجھا جاتا ہے، جبکہ اس میں ایک جانب خاتون بیداری کا نام استعمال کرتی ہے، تو دوسری جانب اپنی ثقافتی رویے کی دعوے دار بن جاتی ہے، ان میں سے ہر ایک جانب خاندان اور معاشرے کے بگاڑ میں حصہ ڈالتا ہے، جبکہ اسلامی خاندانی اور معاشرتی اصول دونوں کی دسترس سے دور دکھنے لگتے ہیں۔اِس وقت کی تحقیقات یہ تو ضرور بتارہی ہیں کہ سوشل میڈیا خواتین میں کچھ زیادہ آگاہی پیدا کر رہا ہے، لیکن تحقیقات کے اس کے منفی رخ سے متعلق خاموش نظر آتی ہیں۔ کہ کیا یہ گروپس واقعی کچن اور بیڈروم کی سطح پر عورت کی زندگی سنوار رہے ہیں؟ یا نادانستہ طور پر انہیں ایک ایسے خاندانی بگاڑ کو سامنے لا کھڑا کرتے ہیں، کہ اَن پہچان غیر متعلق لوگوں کی آواز کے سامنے زیر ہوتے ہوئے اسلامی روایات کو خاطر لائے بغیر خاندان اور معاشرے کو تباہ کر دیتے ہیں۔

اس موضوع پر لکھنے کی ضرورت اس لیے پیش آئی کہ سماجی تبدیلی کا ریکارڈ ہے کہ تاریخ میں پہلی بار خواتین کے وہ مسائل جو ہمیشہ ثقافتی ستر کے لبادے میں چھپے ہوئے تھے، اور اب وہ اسرارِ زندگی انٹرنیٹ کے ذریعے سب کے سامنے آ رہے ہیں۔ اس لئے جدید ترقیاتی دور میں انسان کی زندگی میں اس بڑی معاشرتی تبدیلی کو ریکارڈ کرنا ضروری ہے۔ یہ تحقیق یہ دیکھے گی کہ کیا یہ خواتین سے متعلق گروپس واقعی عورت کی نجی زندگی کو بہتری کی کوشش کر رہے ہیں، یا پھر اسلامی تعلیمات کو چیلنج کرنے کی کوشش ہے۔ بایں ہمہ ایسا تو نہیں کہ بہتری کے نام پر یہ صرف ایک عارضی جذباتی بلبلہ ہیں جو حقائق کو بدلنے کی سکت ہی نہیں رکھتے۔

اس تحقیق کے لیے مشترکہ طریقہ تحقیق کو سامنے رکھا گیا ہے، جس میں معیاری (Qualitative) اور مقداری (Quantitative) تحقیقی طریقوں کو ملا کر استعمال کیا گیا ہے کہ اس طریقے کے تحت مقداری تحقیقی حصے کے لیے فیس بک اور واٹس ایپ کے خفیہ گروپس میں موجود تقریباً 25-20 پاکستانی خواتین سے ایک آسان آن لائن فارم پُر کروائے گئے ہیں، تاکہ ایک عام رائے سے نتائج معلوم کیے جا سکیں۔ اس کے ساتھ ہی، مقداری تحقیقی حصے کے لیے ایسی آٹھ سے دس خواتین کے تفصیلی انٹرویوز لیے گئے ہیں، جنہوں نے آن لائن ملنے والے مشوروں کو اپنے گھروں میں استعمال کیا اور بعد میں انہیں خاندانی رویوں کا سامنا کرنا پڑا۔ اس طرح جہاں ایک طرف سروے کے نمبر ہوں گے وہیں دوسری طرف خواتین سے براہِ راست گفتگو ہو گی چونکہ یہ موضوع گھر کے رازوں سے جڑا ہے اس لیے اخلاقی اصولوں کا سخت خیال رکھا جائے گا اور تحقیق میں شامل کسی بھی خاتون کا اصل نام، ان کا شہر یا ان کے گروپ کا نام بالکل ظاہر نہیں کیا جائے گا بلکہ تمام خواتین کی شناخت کو مکمل خفیہ رکھ کر انہیں فرضی نام دیے جائیں گے تاکہ اس آرٹیکل کی وجہ سے ان کی نجی زندگی کو کوئی نقصان نہ پہنچے۔

سابقہ تحقیق:

سابقہ تحقیقی مواد کا جائزہ لینے سے معلوم ہوتا ہے کہ مختلف محققین نے اس موضوع کے الگ الگ پہلوؤں پر کام کیا ہے۔ مثال کے طور پر، مشہور محقق **صبا محمود** کی تحقیق بتاتی ہے کہ روایتی معاشروں میں خواتین کس طرح پدرسری نظام کے اندر رہتے ہوئے ہی اپنے لیے خاموش مزاحمت کا راستہ نکالتی ہیں[1]۔ اسی طرح، انٹرنیٹ اور سماجی تبدیلی پر کام کرنے والی ماہرِ سماجیات **زینب تکفیچی** کی ریسرچ یہ واضح کرتی ہے کہ سوشل میڈیا کے خفیہ نیٹ ورکس مظلوم طبقات کو ایک ایسی عارضی پناہ گاہ دیتے ہیں جہاں وہ کھل کر بول سکتے ہیں[2]۔ پاکستان کے حوالے سے محقق **مائرہ سعید** کی حالیہ پڑھائی یہ ظاہر کرتی ہے کہ فیس بک کے خفیہ گروپس نے پاکستانی خواتین کو روایتی چادر اور چاردیواری کے سخت ماحول میں ایک ایسا مجازی بہنا پا دیا ہے جہاں وہ پہلی بار اپنے نجی مسائل پر بات کر رہی ہیں[3]۔ لیکن، ان تمام نامور محققین کے کام میں ایک بہت بڑا خلا موجود ہے؛ **اینڈریو اور چارلوٹ** کی ڈیجیٹل نگرانی پر لکھی گئی کتابوں میں تو یہ بتایا گیا ہے کہ آن لائن دنیا کے اپنے خطرات ہیں، مگر ان میں سے کسی نے بھی یہ نہیں دیکھا کہ جب ایک پاکستانی عورت ان آن لائن مشوروں کو لے کر اپنے حقیقی گھر میں داخل ہوتی ہے تو اس کے ساتھ کیا ہوتا ہے[4]۔ سابقہ مواد اس تلخ سچائی پر خاموش ہے کہ بیدار ہونے والی عورت جب اپنے روایتی خاندان کے سامنے حقوق کا تقاضا کرتی ہے، تو اسے کس طرح شدید گھریلو مخالفت اور بدترین نگرانی کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ لہٰذا، یہ

[1] Mahmood, *Politics of Piety: The Islamic Revival and the Feminist Subject*.
[2] Tufekci, *Twitter and Tear Gas: The Power and Fragility of Networked Protest*.
[3] Saeed, "Digital Sisterhood and the Transformation of Women's Private Spheres in Urban Pakistan."
[4] Chadwick and O'Brien, *Digital Surveillance, Social Media, and Everyday Life*.

آرٹیکل صبا محمود، زینب تکفیچی اور مائرہ سعید کی تحقیقات کو بنیاد بنا کر اسی علمی خلا کو پُر کرنے کے لیے لکھا جا رہا ہے تا کہ اسکرین کی عارضی تسلی اور حقیقی زندگی کے خطرناک خاندانی غصے کے باہمی تعلق کو دنیا کے سامنے لایا جا سکے۔

اسلامی نقطۂ نظر سے نجی زندگی اور خواتین کی ڈیجیٹل رفاقت

نجی زندگی (خصوصیت) کا قرآنی و حدیثی تصور

اسلامی فکر میں نجی زندگی کے تحفظ کو محض ایک سماجی سہولت نہیں بلکہ ایک دینی و اخلاقی فریضہ قرار دیا گیا ہے۔ معاصر تحقیق میں امیری (2025) نے واضح کیا ہے کہ اسلام میں نجی زندگی کو گہری دینی و اخلاقی اہمیت حاصل ہے، اور قرآن و حدیث میں رازداری، امانت اور تجسس کی ممانعت کے واضح اصول موجود ہیں۔ اس ضمن میں سورۃ الحجرات (49:12) کی آیت بنیادی حیثیت رکھتی ہے، جس میں تجسس سے روکا گیا ہے۔ تحقیقی مطالعات کے مطابق تجسس کو اسلام میں اس لیے ممنوع قرار دیا گیا کہ یہ بدگمانی پیدا کرتا[5]، رشتوں کو مجروح کرتا اور لوگوں کے درمیان بے سود کشیدگی کو فروغ دیتا ہے[6]۔

اسی طرح سورۃ النور (24:27) میں اذنِ داخلہ (استئذان) کا اصول بیان ہوا ہے۔ علمی ادب میں اس نکتے کی نشاندہی کی گئی ہے کہ قرآن نجی زندگی کے بنیادی انسانی حق کو خصوصی اہمیت دیتا ہے، جیسا کہ "ایک دوسرے کی ٹوہ میں نہ رہو" اور "اپنے گھروں کے سوا دوسرے گھروں میں اہلِ خانہ کی اجازت کے بغیر داخل نہ ہو" جیسے احکام سے ظاہر ہے۔ سینٹر فار انٹرنیٹ اینڈ سوسائٹی کے تجزیے کے مطابق شریعت کے اصول کی رُو سے زندگی کا ہر پہلو بطورِ اصل نجی شمار ہوتا ہے جب تک کہ اس کے برعکس ثابت نہ ہو جائے۔[7]

ستر، حیا اور خواتین کا نجی دائرہ

اسلامی تصورِ خصوصیت میں ستر، حیا اور پردہ مرکزی مفاہیم ہیں جو خواتین کی نجی زندگی سے براہِ راست تعلق رکھتے ہیں۔ تحقیق میں ستر کو ایک ایسی دینی قدر کے طور پر بیان کیا گیا ہے جس کا تقاضا ہے کہ مومن غیر ضروری طور پر اپنی نجی زندگی کو بے نقاب نہ کرے۔ معاصر مطالعات نے اس اصول کو ڈیجیٹل تناظر سے بھی جوڑا ہے؛ امیری کے مطابق آج کے ڈیجیٹل دور میں سماجی میڈیا پر معلومات کی بے جا اشتراک (oversharing) شناختی چوری، سائبر ہراسانی اور ذاتی رازداری کے نقصان جیسے سنگین نتائج پیدا کر سکتی ہے[8]۔

حیا کے تصور کو محققین نے شرم، حجاب اور باطنی پاکیزگی کا مجموعہ قرار دیا ہے۔ علمی ادب میں اسے ایک ایسی مطلوب صفت کے طور پر بیان کیا گیا ہے جو انسان کو برائیوں سے محفوظ رکھتی ہے۔ عورۃ کے فقہی تصور پر تحقیق میں واضح کیا گیا ہے کہ خواتین کے مابین نجی ماحول کے احکام، اور غیر محرم مردوں کی موجودگی کے احکام، الگ الگ نوعیت رکھتے ہیں—یہی فرق ڈیجیٹل مکالمے میں خواتین کے لیے مخصوص (women-only) فضا کی دینی اہمیت کو سمجھنے کی بنیاد فراہم کرتا ہے۔

رازداری بطورِ امانت

خواتین کی باہمی رفاقت اور ڈیجیٹل سسٹرہوڈ کے سیاق میں رازداری کا اسلامی تصور بہت معنویت رکھتا ہے، کیونکہ ان فضاؤں میں خواتین حساس ذاتی معاملات بانٹتی ہیں۔ اسلامی فقہی ادب میں راز کو امانت قرار دیا گیا ہے؛ ایک فتویٰ کی رُو سے راز رکھنا ایک امانت ہے، اور 'امانت' کا لفظ کسی معاملے کو خفیہ رکھنے کی یاددہانی کے طور پر استعمال کرنے میں کوئی حرج نہیں۔ حضرت عمرؓ سے منسوب قول کے مطابق اگر تمہارا بھائی تم سے کوئی بات تنہائی میں کہہ کر چلا جائے تو وہ امانت ہے، خواہ اس نے کسی کو نہ بتانے کی تاکید نہ بھی کی ہو۔ اسی طرح غیبت کی ممانعت اور بدگمانی (ظن) سے بچنے، معلومات کی تصدیق اور احترام پر مبنی ضبط جیسے قرآنی اصولوں کو محققین نے ای میل، چیٹ اور سوشل میڈیا کے دور سے ہم آہنگ قرار دیا ہے[9]۔

روایتی پردہ سے "ڈیجیٹل پردہ" تک

پاکستانی خواتین کے مخصوص سیاق میں سب سے اہم تحقیقی تصور ڈیجیٹل پردہ (digital purdah) ہے، جو روایتی اسلامی و ثقافتی اصولوں کو آن لائن رویّوں سے جوڑتا ہے۔ شومیکر کی تحقیق کے مطابق پاکستان میں خاص طور پر نوجوان اور غیر شادی شدہ خواتین کے لیے نامحرم مردوں سے رابطہ محدود رکھنا ایک اہم دینی و ثقافتی عمل

[5] Ali and Sultana, "Islamic Philosophy of Da'wah and Its Realism in the Context of the Thought of the Life of Holy Prophet ﷺ."
[6] Amiri, "Privacy in Islam: What Muslims Should Know About Data Protection."
[7] Anonymous, "Privacy and Islam: From the Quran to Data Protection in Pakistan."
[8] Amiri, *Privacy in Islam*.
[9] "Ruling on Keeping a Secret and the Consequences of Disclosing It."

ہے جو پردے کی صورت میں مدوّن ہے۔ حالیہ HCI تحقیق نے دکھایا ہے کہ خواتین جسمانی فضا کی نقل و حرکت اور نامانوس مردوں سے محدود میل جول جیسی سماجی پابندیوں کو آن لائن ماحول میں بھی منتقل کرتی ہیں، اور تکنیکی رسائی و ثقافتی حیا دونوں کو برقرار رکھنے کے لیے مرد رشتہ داروں کے ذریعے 'پراکسی پوسٹنگ' جیسے طریقے اختیار کرتی ہیں[10]۔

اس ضمن میں محققین کا ایک اہم نکتہ یہ ہے کہ پردہ صرف پابندی نہیں بلکہ شرکت کا ذریعہ بھی ہے؛ ایک تحقیق کے مطابق پردہ خواتین کو ایک سطح کی نجی فضا فراہم کرتا ہے جو ان کی سماجی شرکت اور نقل و حرکت کو فروغ دیتا ہے، اگرچہ مغربی علمی روایت میں اسے اکثر صنفی عدم مساوات کا آلہ قرار دیا جاتا ہے۔ تاہم اس کا دوسرا پہلو بھی نمایاں کیا گیا ہے: ڈیجیٹل پردہ خواتین کے تحفظ کا ذریعہ تو بنتا ہے، مگر اس کی قیمت یہ ہے کہ خواتین گھریلو دائرے تک محدود رہتی ہیں اور ان کی آواز عوامی حلقے سے خارج رہتی ہے۔ موجودہ پلیٹ فارمز کی تکنیکی حد کا ذکر کرتے ہوئے بتایا گیا ہے کہ بیشتر سماجی رابطے کے پلیٹ فارمز محرم اور غیر محرم ناظرین کے درمیان تفریق یا صنفی بنیاد پر سامعین کی تقسیم کا کوئی انتظام فراہم نہیں کرتے[11]۔

خواتین کی ڈیجیٹل رفاقت (سسٹرہوڈ) اور دینی رہنمائی

پاکستانی تناظر میں خواتین کے لیے مخصوص آن لائن گروہوں کو محققین نے محفوظ فضائیں (safe spaces) قرار دیا ہے۔ ایکسپریس ٹریبیون میں شائع تجزیے میں سول سسٹرز پاکستان اور دی پاکستانی سسٹرز جیسے گروہوں کا ذکر کرتے ہوئے تجویز دی گئی کہ ان خواتین پر مرکوز ڈیجیٹل کمیونٹیز میں ایک خاتون عالمِ دین سمیت ماہرین کی کثیر الشعبہ ٹیم قائم کی جاسکتی ہے، کیونکہ بہت سی خواتین طلاق، عدت، وراثت اور جہیز جیسے دینی احکام کے بارے میں الجھن کا شکار ہوتی ہیں۔ یہ پہلو ظاہر کرتا ہے کہ ڈیجیٹل سسٹرہوڈ صرف سماجی یکجہتی کی فضا نہیں بلکہ دینی رہنمائی اور مسائل کے حل کا ایک ممکنہ ذریعہ بھی بن سکتی ہے — اور یہی نکتہ آپ کے مضمون میں سماجی اور اسلامی نقطۂ نظر کے درمیان رابطے کا کام دے سکتا ہے[12]۔

موجودہ ادب کا جائزہ ظاہر کرتا ہے کہ (۱) نجی زندگی کے اسلامی اصولوں پر مستقل علمی کام موجود ہے، (۲) "ڈیجیٹل پردہ" پر پاکستانی خواتین کے حوالے سے سماجیاتی تحقیق ہو چکی ہے، مگر (۳) ان دونوں کو ڈیجیٹل سسٹرہوڈ کے تصور سے جوڑ کر خاص طور پر اسلامی فقہی اصولوں (ستر، امانت، تجسس کی ممانعت، استئذان) کی روشنی میں تجزیہ کرنے والا کام محدود ہے۔

بحث و نتائج

سروے کے اعداد و شمار اور خواتین کے تفصیلی انٹرویوز کا نچوڑ پیش کیا گیا ہے۔ اس کا مقصد یہ دیکھنا ہے کہ سوشل میڈیا کے یہ خفیہ گروپس خواتین پر کیا اثر ڈال رہے ہیں، اور جب یہ آن لائن دنیا حقیقی زندگی کے خاندانی نظام سے ٹکراتی ہے تو کیا ہوتا ہے؟ سروے کے نتائج بتاتے ہیں کہ اب سوشل میڈیا ان خواتین کی زندگی کا ایک بڑا حصہ بن چکا ہے۔ ڈیٹا کے مطابق، ۵۸ فیصد خواتین روزانہ ایک سے تین گھنٹے اور ۲۶ فیصد خواتین تین گھنٹے سے زیادہ وقت ان خفیہ گروپس کو دیتی ہیں۔ یعنی مجموعی طور پر ۸۴ فیصد خواتین کا ایک بڑا وقت اسی ڈیجیٹل دنیا میں گزرتا ہے۔

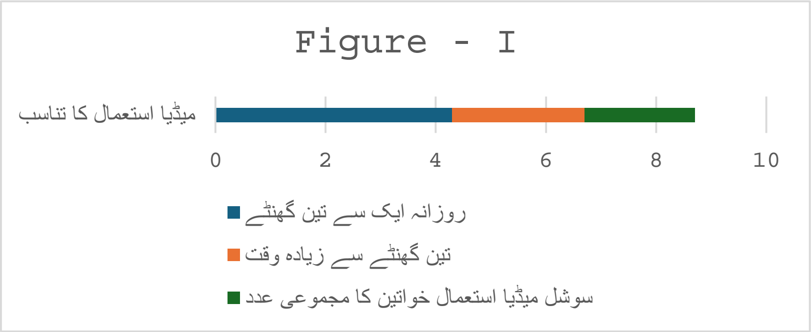

سب سے اہم بات یہ ہے کہ ۶۸ فیصد خواتین بدنامی اور گھریلو غصے کے خوف سے اپنا اصل نام اور تصویر چھپا کر اپنے نجی مسائل پوسٹ کرتی ہیں۔ تقریباً ۷۹ فیصد خواتین کسی نہ کسی حد تک اپنے گھر کے راز ان گروپس میں شیئر کرتی ہیں۔

ڈیٹا سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ ان گروپس سے ملنے والی ہمدردی خواتین کے دل پر گہرا اثر ڈالتی ہے۔ ۴۴ فیصد خواتین

[10] “"If We Post, What Will People Think of Us?”: Offline Norms, Online Engagement and Unpacking Gendered Experiences in a Pakistani Facebook Tech Community | Proceedings of the 2026 CHI Conference on Human Factors in Computing Systems.”

[11] “"If We Post, What Will People Think of Us?”: Offline Norms, Online Engagement and Unpacking Gendered Experiences in a Pakistani Facebook Tech Community | Proceedings of the 2026 CHI Conference on Human Factors in Computing Systems.”

[12] Qayyum, “Digital Sisterhood.”

کو بہت زیادہ اور ۴۰ فیصد کو عارضی طور پر یہاں کے کمنٹس سے ذہنی سکون ملتا ہے۔ اسی سکون اور دلاسے کی وجہ سے ۷۱ فیصد خواتین ان نامعلوم لوگوں کے مشوروں کو اپنے گھروں پر نافذ کرنے کی کوشش کرتی ہیں۔

لیکن ریسرچ کا سب سے بڑا تضاد یہیں سے سامنے آتا ہے ۔ جب یہ خواتین ان آن لائن مشوروں پر عمل کر کے اپنے حقوق کے لیے آواز اٹھاتی ہیں، تو ۶۲ فیصد خواتین کے گھر کا ماحول پہلے سے زیادہ خراب ہو جاتا ہے۔ ۵۹ فیصد خواتین کو شوہر یا سسرال کی طرف سے بدترین مخالفت کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ اس گھریلو لڑائی کے ردِ عمل میں ۵۵ فیصد خواتین کے موبائل فون کی نگرانی اور چیکنگ سخت کر دی جاتی ہے۔

یہی وجہ ہے کہ ۴۸ فیصد خواتین یہ مانتی ہیں کہ ان گروپس کا حصہ بننے کے بعد الٹا ان کے گھریلو مسائل بڑھے ہیں۔ تقریباً ۸۷ فیصد خواتین اس سچائی سے اچھی طرح واقف ہیں کہ یہ گروپس حقیقی زندگی کے بحران میں انہیں کوئی عملی، قانونی یا مالی مدد نہیں دے سکتے۔

ان نتائج کو نیچے دیے گئے بار چارٹ میں آسانی سے سمجھا جا سکتا ہے:

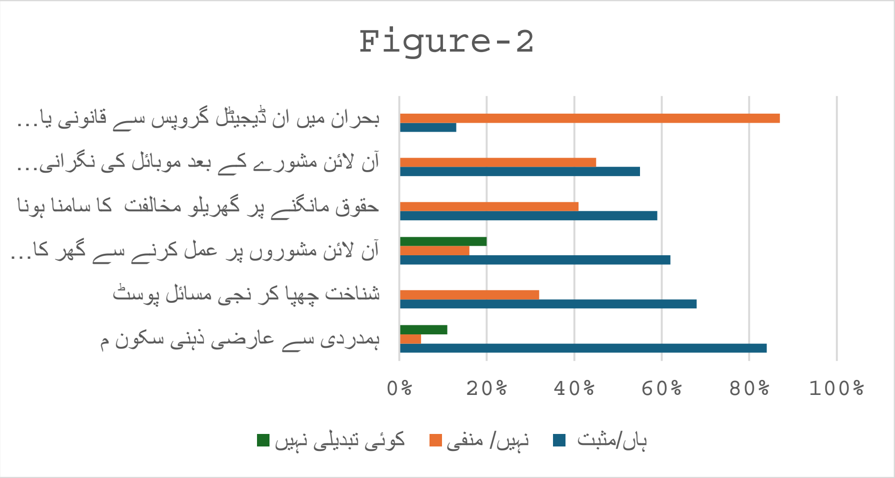

معیاری مواد:

جب آٹھ سے دس ایسی خواتین کے تفصیلی انٹرویوز لیے گئے جنہوں نے ان آن لائن مشوروں پر عمل کیا تھا، تو ان کی کہانیاں اوپر دیے گئے اعداد و شمار کی مکمل تصدیق کرتی ہیں۔ انٹرویوز کے تجزیے سے تین بڑے پہلو سامنے آئے۔

پہلا: "نفسیاتی پناہ گاہ" کا ہے، انٹرویو دینے والی تمام (۱۰۰ فیصد) خواتین نے بتایا کہ روایتی پاکستانی معاشرے میں چادر اور چار دیواری کے سخت ماحول کی وجہ سے وہ اپنے سسرالی مسائل یا شوہر کی بے رخی پر اپنے میکے یا سہیلیوں سے بھی بات نہیں کر سکتیں۔ وہاں سے الٹا انہیں صرف "صبر کرنے" کا مشورہ ملتا ہے۔ ایسے میں یہ خفیہ گروپس ان کے لیے ایک ایسی پناہ گاہ بن جاتے ہیں جہاں وہ بغیر کسی ڈر کے اپنے دل کا بوجھ ہلکا کرتی ہیں۔ اسکرین کے دوسری طرف بیٹھی نامعلوم خواتین سے انہیں وہ ہمدردی ملتی ہے جو ان کا اپنا خاندان بھی نہیں دے پاتا۔

دوسرا پہلو "جذباتی بیداری بمقابلہ خاندانی غصہ" کا ہے۔ انٹرویوز سے یہ تشویشناک بات سامنے آئی کہ اسکرین پر ملنے والے مشورے اور لاڈ پیار خواتین کے اندر ایک عارضی حوصلہ تو پیدا کر دیتے ہیں، لیکن یہ حوصلہ زمینی حقائق سے کٹا ہوا ہوتا ہے۔ ۸۰ فیصد خواتین نے گواہی دی کہ جب وہ ان نامعلوم سسٹرز کے مشوروں پر عمل کر کے اپنے شوہر یا سسرال کے سامنے کھڑی ہوئیں، تو روایتی خاندانی نظام نے اسے حقوق مانگنا نہیں بلکہ "بغاوت" اور "بدتمیزی" قرار دیا۔ خاندانی نظام نے اس ڈیجیٹل بیداری کو قبول کرنے کے بجائے عورت کو کچلنے کے لیے مزید سخت رویہ اختیار کر لیا۔ نتیجہ طلاق کی دھمکیوں، مار پیٹ اور ذہنی تشدد کی شکل میں نکلا۔

تیسرا پہلو "موبائل فون کی سخت نگرانی اور بے بسی" کا ہے۔ ۶۰ فیصد خواتین نے بتایا کہ گھر میں آواز اٹھانے کے بعد ان کا موبائل فون، جو کبھی ان کی آزادی کا واحد راستہ تھا، اب ان کے لیے خوف اور جاسوسی کا آلہ بن گیا۔ شوہروں نے ان کے انٹرنیٹ پیکجز بند کر دیے، راتوں کو اٹھ کر ان کے واٹس ایپ میسجز چیک کیے جانے لگے اور ان پر کڑی نگرانی بٹھا دی گئی۔ سب سے دردناک بات یہ سامنے آئی کہ ۱۰۰ فیصد خواتین نے اعتراف کیا کہ جب ان کا گھر ٹوٹنے کے دہانے پر پہنچا، تو اسکرین پر بیٹھ کر "شوہر کو چھوڑ دو" کہنے والی کوئی بھی آن لائن سسٹر ان کا عملی یا قانونی ساتھ دینے کے لیے ان کے کچن یا کورٹ میں موجود نہیں تھی۔ وہ اس جنگ میں بالکل اکیلی رہ گئیں۔

ان انٹرویوز کے نتائج کو نیچے دیے گئے موضوعاتی بار چارٹ میں دیکھا جا سکتا ہے:

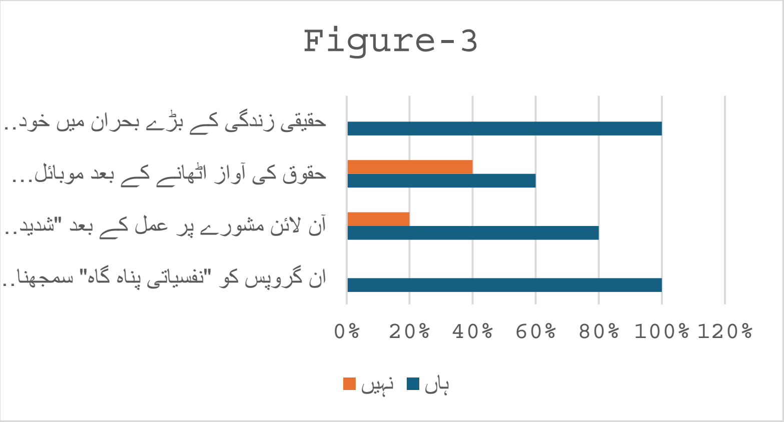

نتائج کا خلاصہ:

کوانٹیٹیو اور کوالٹیٹیو دونوں نتائج کو ملا کر دیکھنے سے یہ واضح علمی نتیجہ نکلتا ہے کہ ڈیجیٹل دنیا کی آزادی اور حقیقی دنیا کے تلخ زمینی حقائق کے درمیان ایک بہت بڑا معاشرتی تضاد موجود ہے۔

جہاں ۸۴ فیصد خواتین کو آن لائن گروپس سے نفسیاتی سکون ملتا ہے، وہی دوسری طرف ۶۲ فیصد کے گھر کا ماحول خراب ہونا یہ ثابت کرتا ہے کہ سوشل میڈیا کے مشورے اکثر پاکستانی خاندانوں کے روایتی اور پدرسری ڈھانچے کو سمجھے بغیر جذباتی سطح پر دیے جاتے ہیں۔

یہ تحقیق صبا محمود (2005) اور زینب تکفیچی (2017) کے اس نظریے کو آگے بڑھاتی ہے کہ ڈیجیٹل نیٹ ورکس مظلوم طبقات کو عارضی پناہ تو دیتے ہیں، لیکن جب یہ بیداری مادی دنیا کے پدرسری نظام سے ٹکراتی ہے تو خاندانی نظام الٹا زیادہ سخت، چوکنا اور پر تشدد ردِ عمل کا اظہار کرتا ہے۔

دلچسپ بات یہ ہے کہ اس ریسرچ کے نتائج چودہ سو سال پہلے دی گئی اسلامی تعلیمات کے عین مطابق ہیں۔ قرآنِ پاک کی ان دو بنیادی آیات کا حکم اور آج کا ڈیجیٹل ڈیٹا ایک دوسرے کی تصدیق کرتے ہیں:

اَلرِّجَالُ قَوّٰمُوْنَ عَلَى النِّسَآءِ بِمَا فَضَّلَ اللّٰهُ بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ وَّ بِمَاۤ اَنْفَقُوْا مِنْ اَمْوَالِهِمْ‌ؕ فَالصّٰلِحٰتُ قٰنِتٰتٌ حٰفِظٰتٌ لِّلْغَيْبِ بِمَا حَفِظَ اللّٰهُ‌ؕ وَ الّٰتِیْ تَخَافُوْنَ نُشُوْزَهُنَّ فَعِظُوْهُنَّ وَ اهْجُرُوْهُنَّ فِی الْمَضَاجِعِ وَ اضْرِبُوْهُنَّ‌ۚ فَاِنْ اَطَعْنَكُمْ فَلَا تَبْغُوْا عَلَيْهِنَّ سَبِيْلًا‌ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيًّا كَبِيْرًا[13]

جہاں اللہ تعالیٰ نے نیک عورتوں کی صفت "**حٰفِظٰتٌ لِّلْغَيْبِ**" رازوں کی حفاظت کرنے والی بیان فرمائی ہے۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِنْ جَآءَكُمْ فَاسِقٌۢ بِنَبَاٍ فَتَبَيَّنُوْۤا اَنْ تُصِيْبُوْا قَوْمًۢا بِجَهَالَةٍ فَتُصْبِحُوْا عَلٰى مَا فَعَلْتُمْ نٰدِمِيْنَ[14]

جہاں حکم دیا گیا ہے کہ "**اِنْ جَآءَكُمْ فَاسِقٌۢ بِنَبَاٍ فَتَبَيَّنُوْۤا**" (اگر کوئی نامعلوم یا نافرمان شخص خبر لائے تو اچھی طرح تحقیق کر لیا کرو)۔

- اسلام نے میاں بیوی کے تعلق کو ایک مقدس راز قرار دیا تھا اور کسی بھی نامعلوم انسان (جیسے سوشل میڈیا کی گمنام سسٹرز) کی بات پر بنا تحقیق عمل کرنے سے روکا تھا؛ آج ہماری ریسرچ کا ڈیٹا (جہاں ۶۲ فیصد خواتین کے گھر خراب ہوئے) اسی قرآنی ممانعت پر مہرِ تصدیق ثبت کرتا ہے کہ نامعلوم مشوروں کا انجام پچھتاوے کے سوا کچھ نہیں۔
- انٹرویو دینے والی تمام خواتین نے آخر میں یہی نچوڑ نکالا کہ سوشل میڈیا کے کمنٹس دیکھ کر اپنے گھر کے اہم فیصلے کرنا انتہائی نادانی ہے، کیونکہ موبائل اسکرین کی حد تک ساتھ دینے والی یہ نامعلوم "سسٹرز" مادی دنیا کے مسائل حل نہیں کر سکتیں؛ جب گھر ٹوٹنے یا عدالت جانے کی نوبت آتی ہے، تو عورت اپنے کچن اور بیڈروم کی جنگ میں بالکل اکیلی ہوتی ہے۔

[13] *Al-Quran*, 4:34.
[14] *Al-Quran*, 49:6.

مصادر و مراجع

Ali, Dr Muzaffar, and Dr Irum Sultana. "Islamic Philosophy of Da'wah and Its Realism in the Context of the Thought of the Life of Holy Prophet ﷺ: اسلام کا فلسفۂ دعوت اور اس کی حقیقت: حیاتِ رسولِ کریم ﷺ کی فکر کے تناظر میں." Al-Mithaq (Research Journal of Islamic Theology) 3, no. 01 (2024): 189–200.

Al-Quran. n.d.

Amiri, S. M. H. "Privacy in Islam: What Muslims Should Know About Data Protection." SSRN / Dhaka College, 2025.

Amiri, Sayed Majhab Hasan. Privacy in Islam: What Muslims Should Know about Data Protection. 2025. https://doi.org/10.2139/ssrn.5276212.

Anonymous. "Privacy and Islam: From the Quran to Data Protection in Pakistan." Information & Communications Technology Law 16, no. 2 (2007): 137–48.

Chadwick, Andrew, and Charlotte O'Brien. Digital Surveillance, Social Media, and Everyday Life. Routledge, 2019.

""If We Post, What Will People Think of Us?": Offline Norms, Online Engagement and Unpacking Gendered Experiences in a Pakistani Facebook Tech Community | Proceedings of the 2026 CHI Conference on Human Factors in Computing Systems." Accessed June 2, 2026. https://dl.acm.org/doi/10.1145/3772318.3791345.

""If We Post, What Will People Think of Us?": Offline Norms, Online Engagement and Unpacking Gendered Experiences in a Pakistani Facebook Tech Community | Proceedings of the 2026 CHI Conference on Human Factors in Computing Systems." Accessed June 2, 2026.

https://dl.acm.org/doi/10.1145/3772318.3791345.

Mahmood, Saba. Politics of Piety: The Islamic Revival and the Feminist Subject. Princeton University Press, 2005.

Qayyum, Bushra. "Digital Sisterhood: A Safe and Empowering Haven for Women." The Express Tribune, October 23, 2023. https://tribune.com.pk/article/97761/digital-sisterhood-a-safe-and-empowering-haven-for-women.

"Ruling on Keeping a Secret and the Consequences of Disclosing It." Accessed June 2, 2026. https://www.islamweb.net/en/fatwa/526687/ruling-on-keeping-a-secret-and-the-consequences-of-disclosing-it.

Saeed, Maira. "Digital Sisterhood and the Transformation of Women's Private Spheres in Urban Pakistan." Journal of Gender Studies 14, no. 2 (2022): 145–62.

Tufekci, Zeynep. Twitter and Tear Gas: The Power and Fragility of Networked Protest. Yale University Press, 2017.